

UOSYS

فکران و اشباح جمال بنتی محمد

دست برکاتهم کار ساله فضائل ابو صیفه من در ارد و زبان تین حجره وکی



تصنیف امام اعظم کا عقائد اہل سنت و جماعت شیعین کی پذیر ہوین تاریخ ۱۲۶۰ھ بمبئی

بیچ مطبع محمد علی محمد حسین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شکر و احسان ہی خدائی پاک * آدمی جسی بنا یا خاک کا * آسمان اوسنی بنا یا ملی ستون
 جسین تارسی ہن بہت حد فزود * چاند سورج ہسی جہا روشن کیا * رات دن گردش ہن دوزن کو کہا
 انبیاء ہی ہدایت کی یلے * اولیا جکی ہوئی ہن فیس سے * سبھی بہتر ہن محمد مصطفیٰ
 فخر عالم سید ہر دوسرا * تاقیامت ہو جو او ان پر سلام * اور او کی آل یارون پر تمام
 اور جتنی تجھد ہن دین کے * رحمت حق خستہ تکا پیر ہی * بعد اسکی جانا چاہی کہ کئی ہن
 پہلی اس عاجزی بعض اجاب کی فرمایش سی فقہ اکبر کا ترجمہ اردو زبان میں کیا تھا
 وہ ترجمہ کسی مرتبہ چپا لکڑھا جان چاہی فی اسکی صحت میں جیسا کہ چاہی اہتمام کیا
 لہذا اندون میں برادر دینی اور دوست قدیمی زبدہ کو نینے محمد حسین صاحب نے
 اصرار کیا کہ بعضی حالات حضرت امام ابوحنیفہ کی ہی سمینا اور بہتر کا اس ترجمہ کی اول
 میں لکھی جائیں تا اس مرتبہ یہ رسالہ کمال صحت کی ساتھ واسطی فائدہ مسلمان بہار
 کی چاہی کیا جاتی ہر چند فضل و کمال امام صاحب کی ساری جان پر روشن ہن
 اور صد ہا کتابیں آپ کی مناقب میں موافق و مخالف مذہب سی تصنیف ہن لیکن
 بعضی دشمنوں اور کئی شیعین شافعی مذہب فی امام پر طعن ہی کسی ہن اور اس

اس زمانہ میں ہی مقبوعین فی اماموں کی حق میں زبان درازی شروع کی ہی خصوصاً
 ہمارے ہی اہل شان میں لہذا ایسے عاجز آپکا صحیح حال اکثر شافعی مذہب کی کتابوں سے
 لکھا ہی تاکسی تشدید کو یہ گمان نہ ہو کہ اپنی مذہب والوں کا بدلہ ہی خدا یا ان بزرگوں
 کی تصدق سے اس عاجز کی عاقبت بخیر کر اور جو اس ترجمہ کا باعث ہی اور جو نیک نیتوں
 سے مطالعہ کر ہی اور سب کی مراد میں حاصل کر آپ یہاں سے سنا چاہی کہ امام اعظم
 کا نام نعمان بن ثابت ہی اور کئی اور خلیفہ اور سب میں اختلاف ہی مذہب الکمال میں
 احمد بن عبد اللہ سے منقول ہی کہ وہ کہتی تھی مجھ سے کہا میری بات شان مروری ہی کہ سنا
 یعنی سہیل سے وہ کہتی تھی میں بیٹا ہوں حماد بن نعمان بن ثابت بن مرزبان کا فاکر
 کی اصحاب لوگوں سے والہ ہمارے بزرگوں سے کوئی کہی غلام تھا میری داوا ثابت
 کو او کی باپ حضرت علی بن ابی طالب کی پائی تھی آپنی دعای برکت او کی اور او کی فریت کی
 واسطی فرمائی ہو کہ اسید ہی کہ اللہ تعالیٰ ہی او کی دعا ہمارے حق میں قبول کی اور یہ وہ
 مرزبان ہی کہ جس نے نوروز کی دن حضرت علی کی پاس فالودہ ہریدہ بیجا تا اپنی منہ یا
 نیر و زنا کل لہم ہمارے نوروز ہی اور تواریخ ابن خلکان میں لکھا ہی نعمان بن ثابت
 بن زوطان ماہ کابل کی لوگوں سے میں احمد بن اسحق کہتی ہیں زوطا غلام آزاد ہی تھے
 تیم اللہ بن ثعلبہ کی اور سعد بن ایوب اقیقت میں اور چند قول ہی لکھی ہیں حقیقت مال کی اس
 جانی واقیدی اور سمعانی ہی امام ابو یوسف سے نقل کیا ہی کہ امام اعظم سن ۱۸۰
 میں پیدا ہوئی اور اتفاق ہی محدثین اور مؤرخین کا کہ امام کی زمانہ میں کئی اصحاب
 تھے ایک انسی انس بن مالک کہ بصرہ میں سب اصحاب کی بعد سن اگانومی یا
 ترانومی میں ترانومی یا سافوی برس کی ہو کہ حجاج کی مرزی سے دو برس پہلے دنیا
 سے تشریف لیگی انکی وفات کی وقت امام گیارہ یا تیرہ برس کی تھی کہ اس نے
 مدینہ العلوم و سعد بن ایوب اقیقت و اعلام الاخبار وغیرہ کہتی ہیں امام ہی حضرت انس سے

ان پارکی اور چند اصحاب کی سولی میں امام کی زنت میں اور روایت کرتی میں امام
 کی اونسوی لوگوں کو شک ہی ازاجملہ عقل بن یسار اور جابر بن عبد اللہ اور عبد اللہ بن
 انیس اور عایشہ بنت عجر و ابو بعضی و ائمہ بن الاسقع اور عبد اللہ بن جبر کو بھی زنت
 کرتی ہیں مخطاوی میں لکھا ہی امام فرماتی ہیں میں چودہ برس کا تھا کہ عبد اللہ بن
 سن چوڑا نوسی میں کوفی میں آئی میں لی اونسوی یہ حدیث سن **حَبْلُكَ لَيْسَ بِبَعْضٍ**
وَ بَعْضٌ دوستی چیز کی اندازہ کر دیتی ہے اپنی اسکی عیب دیکھنی سننی سی اور ما
 بنت عجر سی امام نے یہ حدیث روایت کی ہے **اَكْبَرُ حُبِّكَ لِلَّهِ فِي الْاَرْضِ لِلْحَرَمِ**
الْحَلَالِ وَلَا أَحْرَمَ لَهُ بڑا شکر اللہ کا زمین میں زمینان میں میں بہین کتا ہا
 حرام ہی بہین کتا اور و ائمہ بن الاسقع سی دو حدیث روایت کی ہیں علی حدیث
دَعَا مَآئِدِيكَ اِلَى مَا لَا يَرْوِيكَ چہرہ وہی او سکھو جنتک میں والی او سکھ ساتھ
 شک میں نہ والی امام فرماتی تھی میں اپنی باپ کی ساتھ چہا نوسی برس میں جنت کو
 کیا تھا کعبہ کی پاس لوگوں کا حلقہ دیکھا میں اپنی باپ سی پوچھا یہ کیا ماجرا ہے فرمایا
 پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک استحا کی آس پاس لوگ ہیں یعنی عبد اللہ بن حاتم
 بن خرو کی امام تھی میں مینی سنا کہ یہ حدیث فرماتی تھی **اِعَانَةُ الْمَسْكِينِ قَبِيضَةٌ عَلَى كُلِّ**
مُسْلِمٍ مسلمان کی مدد کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے اور مسند خوارزمی میں ان
 خبر سی یہ روایت منقول ہے **مَنْ نَقَّاهُ فِي دِينِ اللَّهِ كَفَاهُ هَمَّهُ وَ رِزْقَهُ**
 جو دین کی مسامی سکیبی اللہ او سکھ فکر اور روزی کو کافی ہے اور جابر سی امام نے یہ
 کی ہے کہ ایک انصاری نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اگر پوچھا میری کبھی تیار
 نہیں تو آپ نے فرمایا **اِنَّكَ كُنْتَ مِنْ كَثْرَةِ اِلْسِنَتِكَ وَ كَثْرَةِ الصَّدَقَاتِ**
بِرُؤُوسِهَا الْوَالِدُ تو کب استغفار بہت پڑتا ہے اور صدقہ بہت دیتا ہے تو میری تیار
 پس اس میں بہت استغفار پڑتا ہے اور بہت صدقہ دیتا ہے وہ کیا تب او سکھ فرمائی

مولیٰ اور حضرت زین العابدینؑ کی سند ابو حنیفہ میں لکھا ہی روایت کرنا امام کا اصحاب سے علم کے
 نزدیک سماعت ہی مگر عدوا و اصحاب میں اختلاف ہی بعض کہتی ہیں سات مرد ایک
 عورت اور بعضوں نے کم و بیش ذکر کئی ہیں اور منکرین کہتی ہیں انکی زمانی میں چار اصحاب
 تشریح پر مضافات اور روایت ثابت نہیں مگر یہ انکار محض تعصب اور غنا و ہی امام
 کی روایا کا تابعی ہونا اور روایت کرنا اصحاب سے نقل کرتی ہیں اعلام الانجار میں مذکور
 سی کہ امام اوائل حال میں ہیں مرتبہ سی زائد بصرہ میں تشریف لی گئی ہیں ملاقات ہو
 انکی حضرت انس سے نہایت بعید ہی بلکہ امام نووی نے تہذیب میں ملاقات امام کی
 حضرت انس سے نقل کی ہی اور علامہ کفوی فرماتی ہیں اگرچہ بعض محدثین امام کی تابعی
 ہونی کو نہیں مانتی لیکن امام کی یاروں نے اسناد صحیحہ سے ثابت کیا ہی کہ امام نے بچا
 حدیث اصحاب سے روایت کی ہیں اور امام کی یار انکا حال خوب جانتی تھی اور
 عالم عادل ثابت کرنی والی کا قول منع کرنی والی نہ ماننی والی سے متنبہ اور مقدم سے
 اسی وہ طے شہر کا گواہی عدم پر مقبول نہیں بلکہ حافظ الحدیث جلال الدین سیوطی
 شافعی تحقیقین الصحیفہ میں لکھتی ہیں کہ امام ابو معشر عبد الکریم بن عبد الصمد طبری معتبر
 شافعی نے مرویات ابو حنیفہ کی اصحاب سے ایک رسالی میں جمع کئی ہیں اور
 ابن سعد نے بیان کیا ہی کہ ابو حنیفہ نے دیکھا ہی انس وغیرہ اصحاب کو پس وہ تابعی ہیں
 اور یہ بات کسی اور امام میں انکی معاصرین سے مثل اوزاعی شامی اور حمادی بصری
 اور ثوری کوفی اور مالک مدنی اور مسلم بن خالد زنجی مکی اور یث بن سعد مصری
 نہیں پائی جاتی تمام بوالکلام سیوطی کا انکا اصل امام کا تابعی ہونا مسلم الثبوت ہی
 اور تابعی صحیح قول کی موافق او سکو کہتی ہیں جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اصحاب
 کی ملاقات سے مشرف بر یعنی نجاست و تصا جت اور روایت غیر ذہبیں ہی چنانچہ
 بعضوں نے لکھا ہی لیکن امام ہماری ہر قول کی موافق تابعی میں جنگل حق میں حق

حق تعالیٰ فرماتے ہیں والسا بقرون الاولون من المهاجرین والانصار والذین اٰمنوا
 یا حسن رضی اللہ عنہم ورضوا عنہم واعدلہم خبات تجری من تحتہم الاہماریتین
 برہی ہوئی تیسرے میں وہ ہیں جو پہلی میں ہجرت اور انصاری اور جو اونکی تابع ہیں جب
 بات میں خوش ہی اللہ اوسی اور وہ اللہ سی اور علیا کر رکھی ہیں اللہ کی اولیٰ کی
 بلخ جنگی پہچی نہرین بہتی ہیں غرض یہ مرتبہ تابعی ہونیکا چاروں محمد سی انہیں کے
 واصلی خاص ہی اس واسطیٰ امام مالک سن انوسی یا چوانوسی یا ستانوسی میں پہ
 ہوئی ہیں اور لڑکائی میں انکا تشریف فرمایا ہونا کی میں ثابت نہیں تا احتمال ہوا
 سی ملاقات کا بلکہ ابن صلاح کی تصحیح کی ہی کہ امام مالک تبع تابعین سی ہیں کہ
 انکو کسی اصحابی سی ملاقات نہیں ہوئی اور امام شافعی شاکر امام مالک کی سن
 ڈیرہ سو میں پیدا ہوئی اور امام احمد بن حنبل شاکر امام شافعی کی ایک سو چونتیس
 میں پیدا ہوئی ان دونو عاصیوں کی زمانی میں تو کسی طرح اصحابی کی ہونیکا احتمال
 نہیں کہ سن ایک سو دو کی بج کوئی اصحابی آدمیوں سی روی زمین پر باقی نہیں
 پس ثابت ہوا کہ امام اعظم کا مرتبہ اور ائمہ محمدین سی نہایت بزرگی اور داخلین
 قرن ثانی میں ہوجب اس حدیث شریف کی تخریج ہوئی **ثُمَّ اَلَدِّیْنَ بِلِقَائِهِمْ**
یَلْقَوْنَہُمْ یعنی بہتر سی ہماری زمانی میں ہجرت ہوئی پہچی آوین ہجرت اولیٰ پہچی ہجرت
 یعنی زمانہ ہمارا اور ہماری اصحاب کا بہتر ہی ہجرت زمانہ تابعین کا پہراونکی دیکھنی والوں کا جو تبع
 کہلاتی ہیں علامہ کفوی کہتی ہیں امام تابعین کی زمانی میں مجتہد ہی کہ علم دین تعلیم فرماتی تھیں
 اور تابعین کبار سی مناظرہ کرتی تھی چنانچہ مناظرہ کاشفی سی نزد المصعبہ میں مشہور ہے
 اور اصحاب تابعین کانکی وقت میں بغیر انکی تسمیہ تھا امام فرماتی ہیں حضرت علی علیہ السلام
 وسلم کا ارشاد اور اصحاب کا فرمانا ہماری تہ اور انکو ہر مسلم ہی اور جو تابعین سی ہوتے
 ہی ہونا کا اور ہمارا قول برابر ہی اور ہم لہوہ برابر یعنی ہونکی بات ہمہ زبان لیا واجب ہیں

اس کا نام ہی ہے آپ کا نام ہی ہو نا کلنا ہی اور سندھ نامی میں سبف الیمہ نامی ہی نقل
 ہی امام فی پانچواں تا بعین ہی علم سیکھا ہی اور آپ سبب کمال ایسا کہ کی جو مسئلہ قرآن
 و حدیث ہی کا ہی جب تک سب اساتذہ پسند کرتی اوسکی اجازت نہیتی نقل ہی کہ
 کوئی کی مسجد جامع میں مسند افادہ پیشی ہزار شاگرد اس پاس تھی اونہیں ہی چالیس شاگرد
 جید متمدن قریب حاضر رہتی جو مسئلہ استخراج کرتی اونی مناظرہ اور مشورہ کرتی اور حدیثوں اور
 اسی برن ہی تول کو جو جسکو یاد ہو تا سنتی اور جو آپ کو یاد ہو تا فرماتی جب خوب چہن چہنکار
 مبینی در مبینی کی بعد ٹیک مروجات اب حکم فرماتی خطیب فی تالیخ بغداد میں لکھا ہی امام
 سم سبنا ہی حماد بن سلیمان اور عطاء بن ابی رباح اور ابی اسحق شعبی اور اشعث بن سبب اور
 محمد بن المنکدر غیر ہم تابعین کبار ہی لیکن نسبت بنا کر وہی کی حماد کی طرف مشتمل ہی
 حماد تا کر وہی ابراہیم نخعی کی وہ شاگرد ہیں علقمہ اور اسود اور شریح داضی کی یہ تینوں شاگرد
 حضرت عمر و حضرت علی اور عبداللہ بن مسعود کی امام نووی تہذیب میں نقل کرتی ہیں
 کہ اب مرتبہ امام ابو جعفر اور شاہ کی پاس گئی اوسنی پوچھا اپنی کس ہی علم سیکھا فرمایا
 حماد ہی انہوں ہی ابراہیم نخعی ہی انہوں ہی حضرت عمر حضرت علی عبداللہ بن مسعود
 عبداللہ بن عباس ہی ابو بکر بن خبیب کہتی ہیں فقہ کو بوا عبد اللہ بن مسعود ہی اور سہیل
 علقمہ ہی اور چاہے ابراہیم نخعی ہی اور کاٹا حماد ہی اور پسیا ابو حنیفہ ہی اور کوثر ابو یوسف ہی اور
 روئے کان محمد بن حسن ہی اور رکاشیخ ہی اور سم تقسیم کرتی ہیں اور حنفیہ کی کتابوں میں
 بہت حدیث امام کی فضائل میں منقول میں خانیجہ و مختار وغیرہ میں یہ حدیث نقل کی ہے
 ان آدمی فخر بنی و انما فخر بنی رجل من امتی اسمہ نعمان و کنتہ ابو حنیفہ
 و هو سراج امتی یعنی حضرت آدم ہی فخر کیا ہی اولاد میں مجسبی اور میں فخر کرتا ہوں اپنی بہت
 میں نعمان ابو حنیفہ کی ساتھ وہ میری امت کا جراح ہی نقل کیا ہی اس حدیث کو فقیہ ابواللیث ہی
 اندر شرح صدر میں ناہل اس حدیث کی چند حدیثیں اسم و لقب کی ساتھ فقہانہ کو کرتی ہیں محمد

کون سب میں کلام ہی چنانچہ ابن جوزی حدیث مذکور کی حق میں کہتی ہیں یہ حدیث
 موضوع ہی ورنہ اس حدیث کی روایت طوق متعددہ سے ثابت ہی ورنہ اس حدیث کی روایت
 میں کہتی ہیں امام کی مناقب کو حدیث موضوع سے ثابت کرنے کی حاجت نہیں صحیح بخاری
 اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ وہ امام کی حق میں بشارت ہی لوگوں کو
 اَلْاِيْمَانُ مَعْلَقًا لِّلثَرِيَّا لِنَا لِهٖ رِجَالٌ مِّنْ فَاْرِيسِ الْاَرِيَا نِ يَا كِي يَاسِ مَوْتَا يَاتِي
 اَوْ سِ سِي فَاْرِيسِ كِي لُوْكَ اَوْ صَحِيْحٌ مَّسْلُوْمٌ يَدِيْنُ يَهْدِي رُوَيْتِ هِي لُوْكَ اَنْ اَلَا يَمَانُ عِنْدَ
 اَلْثَرِيَّا لِكِذْهَبٍ يَهٗ رِجَالٌ مِّنْ اَبْنَاءِ فَاْرِيسِ الْاَرِيَا نِ ثَرِيَّا كِي يَاسِ مَوْتَا يَاتِي جَا تَا
 اَوْ سِ كُو اِي كِ مَرْدِ فَاْرِيسِ كِي لُوْ كُو نْسِي اَوْ رِطْبَانِي كِي مَعْجَمِ كَبِيْرِيْنِ اَسْطُرْحِ مَسْقُوْلِ سِي لُوْكَ اَنْ
 اَلَا يَمَانُ مَعْلَقًا لِّلثَرِيَّا لِنَا لِهٖ الْعَرَبُ لِنَا لِهٖ رِجَالٌ مِّنْ فَاْرِيسِ الْاَرِيَا نِ
 ثَرِيَّا پَر مَعْلَقِ مَوْتَا كِي عَرَبِ اَوْ سِ كُو نِهٗ پَاتِي مَشِيْ كِ حَا صِلِ كَرِيْمِي اَوْ سِ كُو فَاْرِيسِ كِي مَرْدِ اَوْ
 اَبُو ثَيْمِيْنِ نِي حَلِيْمِيْنِ اَبُو هَرِيْرَةَ سِي رُوَا يَتِ كِي هِي لُوْكَ اَنْ الْعِلْمُ بِالْثَرِيَّا لِنَا وَلِهٖ
 رِجَالٌ مِّنْ اَبْنَاءِ فَاْرِيسِ الْاَرِيَا نِ اَكْرَمِ ثَرِيَّا كِي يَاسِ مَوْتَا مَشِيْ كِ لِيْتِي اَوْ سِ كُو فَاْرِيسِ كِي مَرْدِ
 حَجْرِ خِيْرَاتِ اِحْسَانِ مِيْنِ كَهْتِي مِيْنِ اِمَامِ مَالِكِ سِي اِمَامِ شَا فِعِي نِي پُوْجَا تَمِ نِي اَبُو حَنِيفَةَ كُو بِيْهَا
 اَوْ يَا دِي كِي هَا اِي سَا شَخْصِ تَهَا اَكْرَمِ اَبْنَاءِ تُو زُوْرٍ تَقْرِيْبِي اِسْ سِ نُوْنِ كُو سُوْنِي كَا بِنَا دِي تَا اَوْ رِطْبَانِ
 يَحْيِي نِي اِمَامِ شَا فِعِي سِي نَقْلِ كِي اَبُو رِجَالٌ فِي الْفِقْهِ عِيَالٌ عَلٰى اَبُو حَنِيفَةَ سَبُّ لُوْ كِ
 فِقْهِ مِيْنِ رُوْرِ شَرِيْفَتِهٖ مِيْنِ اَبُو حَنِيفَةَ كِي اَوْ رِ اِي كِ رُوَا يَتِ مِيْنِ يُوْنِ هِي مَنَ اَكْرَمِ اَبْنَاءِ
 الْفِقْهِ فَيَلُوْمُ اَبَا حَنِيفَةَ وَاصْحَابَهٗ جُوْ فِقْهِ مِيْنِ تَجْرِبَا يِ وَهٗ مَلَا زِمَتِ كَرِيْمِي اِمَامِ
 اَبُو حَنِيفَةَ كِي اَوْ رِ اُوْنِي يَارُوْنِ كِي اِسْ قَوْلِ كُو اِمَامِ نُوْوِي اَوْ رِ يَافِي اَوْ رِ بَتِ سِي شَا فِعِيُوْنِ فِي
 نَقْلِ كِي اَبُو مَرَا تِ مِيْنِ ذِكْرِي كِي اَوْ رِ اَعْمٰى نِي بَحْثِ كِي قَصْدِ سِي كِي مَسْئَلِ اِمَامِ سِي پُوْجِي سَبُّ
 جَوَابِ مَعْقُوْلِ وِيَا پُوْجَا تَمِيْنِي كِهَانَسِي سَتَبَا طِ كِيَا فَرَا يَا فُلَانِي فُلَانِي اَعَادِيْثِ اَتَا رِي سِي

سنی جسی نقل کی من اور بسکی استنباط کا طریق بتایا اور اسی فی انصاف کیا اور فرمایا ہم
 عطار میں تم تطیب ہو اور شمنی فی شرح نقایہ میں لکھا ہی کہ امام شافعی فی اپنی مسند میں محمد
 حسن سی و نہون فی ابو یوسف سی او نہون فی عبد العبد بن عباسی و نہون عبد العبد بن
 سی و نہون فی ابن ابی کثیر و نہون فی عبد العبد بن عباسی و نہون عبد العبد بن
 ہوتی ہی نسب کی صحیحی جامی نہ بخشی جامی و نہا کی معنی حق ازہ اوی کا یعنی جسی اپنایت والی نسبت
 وارث ہوتی ہیں ایسی ہی جو کوئی غلام لونڈی کو آزاد کرے وہ وارث ہوتا ہی اوسکا اور
 اگر وہ نہ ہو تو اوسکی نانی والی شہر طیکہ اوس غلام و لونڈی کی اپنی موجود نہون اور امام نووی
 فی خطیب بغداد سی نقل کیا ہی کہ امام شافعی فی محمد بن حسن سی روایت کی ہی اس تحقیق سے
 معلوم ہوا کہ امام شافعی شاگرد ہیں امام محمد کی اور حقائق شرح منظومہ میں لکھا ہی کہ امام
 شافعی فی کہا ہی **الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي آتَانِي عَلَى الْفِقْهِ مُحَمَّدٌ بْنُ الْحَسَنِ شَرَكَا** اسی
 کہ جسی فقہ میں مجھ کو محمد بن حسن سی اعانت بختی اور ابن حجر بن خیرات الحسان میں لکھا ہی
 ب امام شافعی فی بغداد میں جا کر امام کی قبر کی زیارت کی اور دو رکعت نماز پڑھی فی مدین
 میں کیا کہتی ہیں وہ کہتے ہیں صبح کی تہین او سین قنوت سی نہیں پڑھا لوگون اسکا سبب
 پوچھا گیا محکو شرم اس امام کی سامنی بہت خلاف کرنی سی و بکذا فی المیزان الشرح الی
 اوقات میں لکھا ہی ایک آدمی امام ابو حنیفہ کو امام شافعی کی سامنی برا کہتا تھا بولا کہ کہا ہی
 شخص تو ایسی شخص کو برا کہتا ہی کہ وہ میں جو تہائی فقہ کا سب کی نزدیک الاک ہی در ایک
 چوتھائی میں سبب شریک میں پوچھا کیو نکہ فرمایا فقہ آدھی سوال ہی اور آدھی جواب ہی سوال
 او کی ایجاد کی ہو میں اور لوگ سب جو ابون میں مخالف نہیں بلکہ بعض میں پس تخمیناً آدھی
 جو اساد کی ہی سب کی نزدیک سلم بن علی بن عاصم کہتی ہیں اگر ساری جہان کی عقل تو ملی جا
 ابو حنیفہ کی عقل سب سے زیادہ ہوتی یعنی او کی زمانہ میں کذا فی المعدن حسن بن زیاد کہتی ہیں
 کہ امام شافعی ہزار حدیث روایت کرنی ہی دو ہزار محمد سی اور دو ہزار اور استاد و نسبی کہنا

اعلیٰ علامہ الامخیا اور امام استخراج مسائل میں بیشتر مشغول رہتی تھی اور یہ مہر نہایت اہم تھا
 اور روایت حدیث کی کم کرتی تھی کہ یہ کام اور بہت لوگوں سے ہو سکتا ہے کہ ان فی المرقاۃ
 امام ابو الفضل کربالی کہتی ہیں امام علی بن ابی نعیم لا کہہ سلی استخراج کی ہیں اور خطیب خوارزمی کہتے ہیں
 تیسری ہزار اسنی نکال ہیں تیس ہزار عبادات میں باقی معاملات میں اگر یہ بات نبوی لوگ گراہ
 ہو جائی کہ ذی طبقات الکفوی عاصم قاری ساؤتھی امام کی قرأت میں جب امام کی فضل و کمال کی
 سنی پائی واسطی استفادہ کی حاضر ہوئی اور کہتی یا ابا حنیفہ جئنا صغیرا و جئناک
 کبیرا ای ابو حنیفہ تو ہماری پاس لڑکائی میں آتا تھا ہم تیری پاس بوڑھائی میں آئی ہیں کہ انی علامہ
 اہم نووی تہذیب میں اور یافعی مرآۃ العجائب میں لکھتی ہیں امام صاحب فی خواب میں دیکھا کہ
 قبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی گھوڑا پٹی پڑیاں اپنی سینہ پر جمع کرنا ہوں سکی تعبیر ان شیرین
 سی پوچھو الی تجب سی کہا یہ خواب کسی دیکھا ہے اور جواب نہ پایا پوچھا وہی کہ صاحب تیسری بار
 پوچھا کہا اس خواب کا دیکھنی والا اس زور شور سے علم کو پھیلایا کہ اس سے کبھی ایسا شخص
 نہیں ہوا اور امام صاحب اپنی لڑکائی ہی نہایت حاضر جواب تھی نفل ہی کہ قصیر و مہلک
 قاصد کو بہت سما مال دیکر منصور بادشاہ کی پاس بھیجا تا علما ہی مانگیں کہ کی تین سوال پوچھی اگر
 جواب معقول دین تو مال اور پیر تقسیم کری ورنہ مسلمانوں سے خراج لی بادشاہ لی علما اور عظامی
 وقت کو جمع کیا اور ایک عالم تاشی کو آیا امام صاحب بھی کہ لڑکی تھی اپنی باپ کی ساتھ گئی
 اور اس قاصد روی لی منبر پر چڑھ کر پوچھا کسی کو تاب جواب کی نہ آئی امام صاحب نے اپنی
 باپ سی اجازت جواب دینی کی چاہی باپ لی منع کیا جب اوسنی پھر پوچھا تو اپنی مضطرب ہو کر
 بادشاہ سی اجازت لیکر اوس قاصد سی کہا کیا تو سائل ہی اوسنی کہا ہاں فرمایا منبر سی اور
 میں چڑھ کر جواب دونگا سائل شاگرد ہوتا ہی مجیب استاد شاگرد کا درجہ چاہی استاد کا
 اونچا تہ وہ او تر آپ چڑھی اور فرمایا اب پوچھا اوسنی پوچھا اللہ ہی تمہیں تہا ہی فرمایا
 انوکھی جانتا ہی کہا ہاں فرمایا ایک سی پہلی کو نسا عد وہی اوسنی کہا وہ سب سی پہلی ہی اوس

پہنی گون ہوتا فرمایا جب واحد مجازی لفظی سی کوئی پہلی نہیں ہو سکتا تو واحد حقیقی سی پہلی کیونکر ہو
 پہلو و سنی پوچھا اسد کا موندہ کد ہر ہی فرمایا جب شمع روشن ہوتی ہی اوسکی روشنی کا موندہ کد ہر ہوتا
 اوسنی کما اوسکی روشنی سب طرف برابر ہی فرمایا جب نور مجازی کی کوئی جہت مقرر نہیں تو
 نور حقیقی ساری آسمانوں اور زمین کا کیونکر کسی جانب ہو پورا و سنی پوچھا اسد سوقت کیا کرتا ہی سنی
 فرمایا اوسکی بید شان ہی کہ تجھ ہی شبہ کو بنی سنی اوتار کر مجھی سوحد کو منبر پر چڑھانا ہی اس حکایت کو
 علامہ کفوی فی خطیب خوارزمی سی نقل کیا ہی اور فتاویٰ گلہریہ میں لکھا ہی ایک بڑی آدمی کی گھر
 دو دو لیمکی تقریب میں علمای وقت جمع تھی ابی سب دسترخوان پر بیٹھی تھی کہ دفعہ عورتوں میں
 غل ہو جب سب پوچھا تو معلوم ہوا کہ لوگوں فی شبہ سی شب فاف میں ایک ولہ کی دولہن دوسری
 پاس بھی اور ہر ایک فی اپنی بی بی سمجھ کر صحبت کی سفینان ٹوری فی کما دو نو کو اپنی خاوندوں
 پاس جانا قبل عدت کی درست نہیں امام صاحب بھی متامل تھی ابن زیاد فی پوچھا تمہاری بی بی
 کیا ہی سفینان ٹوری خفا ہو کر بولی انکی پاس گیا ہوتا حضرت علی فی جو شبہ سی و طعی ہو اوسمیں
 یہی حکم فرمایا تا امام صاحب فی فرمایا دو نو دولہ میری پاس آج ہر ایک سی پوچھا تمہاری
 وہ بی بی پسند ہی جسکی ساتھ تو فی صحبت کی ہی ہر ایک راضی ہوا امام فی فرمایا تم دو نو
 اپنی اپنی منگولہ کو طلاق دیکر اپنی بدخولہ سی نکاح کر لو پیر شوق سی صحبت کرو اسوا سطحی کہ
 جب شوہر قبل خلوت کی طلاق دی تو عدت لازم نہیں آتی اور شبہ سی جو بدخولہ ہو اوسکی
 ساتھ عین عدت میں نکاح اور صحبت درست ہی سفینان ٹوری پوچھا تم ہی کیہ کیا حکم کیا
 فرمایا اس سی آپس میں دوستی رہی گی عداوت نہوگی والا اگر عدت تک انتظار کرتی
 ہر ایک کی حسین خیال رہتا کہ اسنی میری جو روکی ساتھ صحبت کی ہی اور مبادا کوئی اپنی جو روکی
 طلاق دی مہلتا حاضرین مجلس آئی کد کاوت سی چنبھی میں رہ گئی اور روض الفائق میں فرمایا
 کہ ایک عورت فی مسجد میں گر ایک سیب آتا سرخ اد ہار د امام کی سامنی دکھا اپنی اوسکی دو
 حکری کر کی حوالہ کیا جب وہ چلی گئی یاروں فی پوچھا کہ اسکا کیا مطلب تھا فرمایا اس عدت

حیض کا خون کہی سر نہ کہی رزد آٹا ہی ٹہر کو پوچھتی تی بی بی تارا سیدنا صاحب
ہو تباہی ایسا یا بی صاف ہو تو ٹہری اور ایک دن کا ذکر ہی کہ امام سیدنا بی بی بی بی
تلازمین منگی کر کہہا ہم دو بات پوچھتی ہیں اگر جواب نہ دیکھتا تو ہم مار ڈالیں گی آپ نے فرمایا
تلازمین کو میان کرو جواب دو نکابولی ہم تیری گردن کی چڑھی کامیان بنانا بڑا ثواب ہے چھٹی بات
آپ نے فرمایا پوچھو کہا دو جنازی درواری پرانی ہیں ایک شرابی کا جو عین نشی میں
مر گیا دوسرا اس عورت کا جو حرام کا پریت ڈالتی ہی مرنے لینی دونوں کو حرام ہی تو ہے یہ
ہنہیں ہی اور غار خبیو کا مذہب ہی کہ ذرا سی گناہ ہی کا فر ہو جاتا ہی پس اونکا یہ ارادہ ہوتا
اگر ان دونوں کو مومن کینگی جیسا انکا مذہب ہے تو ہم انکو مار ڈالیں گی آپنی فرمایا یہ نہ تو قسم
سی میں کیا ہو دین بولی ہنہیں پوچھا نصاری میں کہا ہنہیں پوچھا جو میں کہا ہنہیں
پوچھا بت پرست میں کہا ہنہیں پوچھا پہر کون میں کہا مسلمان تیا اپنی فرمایا تسی اسکا
جواب آپ نے دیا کہا کیونکر فرمایا تسی خود اقرار کیا میں مسلمان میں یہ کا کیونکر ہوگی ہم پوچھا
یہ دو نوعیتی ہیں یا دوزخی فرمایا میں ان دونوں کی حتمین وہ بات کہتا ہوں حضرت بڑے
نی انسی بدتر کی حتمین کہی ہی کَمَنْ تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي وَمَنْ عَصَانِي فَإِنَّكَ كَافِرٌ
رَحِيمٌ جو سیری تا بعداری کر ہی و محسی ہی اور جو نا فرمانی کر ہی پس تو بخشتی الای ہی او
میں کہتا ہوں انکی حتمین جو حضرت عیسیٰ نی انسی بدتر کی حتمین فرمایا ہی اِنْ تُعَذِّبْهُمْ
فَأَنْتُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ اگر تو عذاب کر ہی لغنا
کو تو وہ تیری بند ہی ہیں اور اگر تو بخشتی انکو تو تو زبردست حکمت الای حب امام ہی یہ
فرمایا میں سب اپنی مذہب ہی تائب ہی اور عز الزما حک میں مسطور ہی ایک شخص
نی امام سی مسجد میں پوچھا اگر تم بنینہ کو حلال کہتی جو تو میں ابھی مسجد میں پچتا ہوں
آپ نے فرمایا تیری جو رو تہ پر حلال ہی یا حرام کہا حلال فرمایا اگر او سکی ساتھ ہی
میں صحبت کر سکتا ہی تو بنینہ ہی مسجد میں ہی اور امار البلاد و اخبار العباد میں فاشی ہی

مستوفی ہی کہ ایسے شخص کو فی مین ایک آدمی کی پاس مانست کہہ کر حج کو کیا پھر نکلی بعد
 مانگی تو نگر گیا وہ امام کی پاس پہنچتا ہوا مظلوم نے امام سے کہا فرمایا یہاں سے جلد چلا جا
 اور کھاکسی سے ذکر نگر بے کیا تو اپنی امانت سے ڈر والی سے کہا یہ چند آدمی میری پاس
 آئی ہیں قاضی کی تلاش میں اگر تم اس شخص سے کہ قبول کرو تو تھراؤن اوسنی بظاہر ذرا
 سا نکال کر کرمان لیا پھر اپنے اوس مظلوم سے بلا کر کہا اب تو جا کر اوس کہہ تجکو شیخ
 میری امانت سے فراموشی ہوئی ہی خیال کر کہ مینی فلانی دن اوس جگہ تجکو دی ہی
 اوسنی اس خیال سے کہ مبادا لوگوں کو میری خیانت پھان ہو تو قاضی نگرین اوسکی امانت
 پہر دی جب امام پسر اکر قضا کا طالب ہوا فرمایا یہ عہدہ تیری لائق نہیں اور قضا
 سر اجیہ میں مذکور ہی ایک اعرابی نے امام سے پوچھا ایک واوسی یا دو واوسی فرمایا
 دو واوسی اوسنی کہا بارگ سد فیکت کما فی لا ولا حاضرین نے حیران ہو کر سکی معنی پو
 فرمایا تہد کو پوچھتا تھا کہ دو واوسی ہی جیسی ابن مسعود کی روایت سے الخیات لہیہ
 والصلوات والطیبات یا ایک واوسی جیسی ابی موسیٰ کی روایت سے الخیات المبارکات
 والصلوات لطیبات وکما یکتب تجی ہر جی ولین اور لاواوسی اشارہ کیا اس آیت لیسر طرف عنین
 شجرۃ مبارکۃ زیتونہ لاشرقیۃ وکلا عنینہ لکلا اس حکایت میں یہ شک کی ابی موسیٰ کی
 روایت میں ایک واوسی نہیں ہی چنانکہ حدیث کی جان فی دالون یہ مخفی نہیں امام
 اور کثاف میں مذکور ہی ایک دفعہ قتادہ کو فی مین آئی لوگ اونی گرد ہوئی تو فرمایا جو مہا
 جی چاہی سو پوچھو امام ہی صغیر سن مان موجود تھی کہا پوچھو چوٹی حضرت سلیمان کی سے
 یا ما دو انکو مائل ہو امام نے فرمایا یاد تھی پوچھا کا ہی سے معلوم ہوا اپنے کہا حق تعالیٰ
 فرمایا ہی قالت علة الرزہوتی قال نلہ فرماتا مذکرۃ الاولیاء میں کہا ہی ایک شخص حضرت
 عثمان نے حتمین لفظ یہود بجا کتا تھا امام نے اوس سے کہا میں چاہتا ہوں تو اپنی بیٹی فلانی
 یہود کیو سیاہی لایا امام کو فی مین اس نے بیٹی یہود کیو دیتا فرمایا سبحان اللہ انہی بیٹی کیو

دینا جائز نہیں کہ تا پیغمبر کا پیش دینا یہود و نیکو کیونکر جائز کہتا ہی تب و سنی تو بکی اور سنی
 میں مذکور ہی امام باقر رحمۃ اللہ علیہ نے ابو حنیفہ سے پوچھا یعنی سنائی تم میری دادا کی
 حدیث میں چہوڑ کر قیاس پر عمل کرتی ہو کہا اسی فرزند رسول میں تم سے تین تین بوجہتا ہوں
 ایک یہ کہ نماز بہتر ہی یا روزہ فرمایا نماز کہ اگر میں قیاس سے چلتا تو حیض والی عورتوں کو نماز کی
 پیہر یعنی کا حکم کرتا نہ روز یکا میں حکم کرتا ہوں نماز کی سعادت ہو چکا اور روز یکا فضا اگر چکا
 دوسرے یہ کہ سنی زائد ناپاک ہی یا پیشاب فرمایا پیشاب کہا اگر میں قیاس ہی معجز کرتا
 تو پیشاب کی بعد غسل کا حکم کرتا نہ سنی کی بعد تیسری نیکہ کہ عورت ضعیف ہی یا مرد و ناپاک
 عورت کہا اگر میں وضو کو چہوڑ کر قیاس سے چلتا میرا ثاب میں عورت ضعیف کو وہ محتسب
 دلواتا مرد ہی امام باقر نے سنی معانقہ اور مصافحہ کر کے عذر کیا اور کہا منی ایضاً دی تھیں
 متم کرتی ہیں اور نیز ان شعرا نے میں کہا ہی کہ ابو مطیع نے کہا میں امام کی پاس کوئی کی
 مسجد جامع من تھا کہ سفیان ثوری اور مقاتل بن حبان و حاد بن سلمہ اور امام جعفر صادق
 وغیرہم نے اگر کہا یعنی سنائی تم دین میں بہت قیاس کرتی ہو تم ہمارے حال میں نہیں
 سنی کہ میں نے پوچھا قیاس کیا ہی پس امام نے ان سے مسافر و کیا جمعہ کی صبح سنی والے اور ایسا
 بیان کیا کہ میں نے ان کے حال کو تابوں کر دیکھا تو حدیث کے سمیٹنے تو قوالی عجاہ پر متفق ہو مقدمہ تابوں پر
 بعد قیاس کرتا ہوں سب نے لڑھی ہو کر انکی ہاتھ اور کہو سنی چومی اور کہا انت سید العلماء
 تم سب عالموں کی سردار ہو اور تابع ابن خلیکان میں کہا ہی ابو العباس طوسی منصور بادشاہ کا مستحق ہی
 عداوت کہتا تھا ایک فواد سنی ایک بادشاہ کو ملکہ پر اپنی دلیل کہا جانا قتل کر دیا پوچھا بادشاہ
 نے ایک می کی گردن مار نیچا حکم دیا ہی سکو اور سکا حال معلوم نہیں تم کیا کہتے ہو امام نے فرمایا
 بادشاہ کا حکم حق میں بلکہ باطل پر کہا حق اپنی فرمایا حکم صلوٰتی بوجہ الایا کہ امام حبیبی نے کہا
 اسنی چہ پر داد کیا تہا یعنی اسے کیوگر قتل کیا اور اسی تاریخ میں مذکور ہے یہ حضرت
 صاحب آکا بر دشمن تھا ایک روز فواد سنی بادشاہ کی سامنی کہا یا امیر المؤمنین ابو حنیفہ ہمارے داد

عبد اللہ بن عباس سے عداوت کر لیتی ہیں اس واسطے کہ وہ کلمہ مذہب یہی جو شخص قسم
 لگائی پھر ایک دو دن کی بعد انشا اللہ کہی تو اسکا ہتھکا کرنا بدست ہی یعنی قسم اور پھر
 نہیں کہتی اور ابو حنیفہ کہتی ہیں اگر تمنا متصل کہی تو بدست سے در نہ جائے نہیں امام نے فرمایا
 یا امیر المؤمنین پھر کہتا ہی تمہاری لشکر کا بیعت کرنا تمہاری ہاتھ پر بدست نہیں پوجھا
 لسطح فرمایا اس واسطے کہ بیان قسم کہا کر حجت کر جاتی ہیں پھر کہہ جا کر انشا اللہ کہتی ہیں
 تو انکی قسم ٹوٹ جاتی ہی منصور بیٹہ مگر ہنسٹ اور کہا ہی بیعت تو ابو حنیفہ سے حاضر
 نہ جب دربار ہی باہر آئی بیعت ہی کہا یا ابو حنیفہ آج تو تسی میرا خون کیا ہوتا فرمایا نہیں
 بلکہ تسی اور میں ایک جگہ دو نو لگو پچایا اور معدن الیوقیت میں کہا ہی ایک عالم نے امام سے پوچھا
 تم یہی کوئی مسئلہ بنا کر چھتائی ہی ہو فرمایا مان ایک دفعہ لوگوں نے پوچھا ایک عالم
 مرگئی ہی اور اسکی پیٹ میں پچ پھرتا ہی یعنی حکم کیا عورت کا پیٹ چاک کر پچکاں نو
 مجھ پر نہ امت ہوئی کہ میت کو یعنی تخلیف دی خدا جانی وہ بچہ جیایا نہیں اور سنی کہا
 یا امام آپکو نہ امت کی جگہ نہیں وہ لڑکا یہ سائل ہی کہ تمہاری برکت سے اللہ نے
 مجھ کو ماکی پیٹ سے نکالا اور علم دیا اور امام صاحب سے منقول ہی کہ مجھ کو اس عالم کی برکت
 ہی اللہم انا شفعینک علی طاعتک علم حاصل ہوا اور سیہ جلال بخاری سے
 نقل ہی کہ جو فرائض کی بعد اس ماکو پڑھی دروازی علم کی اوس پہلے جائینگے مترجم
 کہ ہی اپنی اساتذہ سے پہونچا ہی کہ بعد فرائض کی گیارہ بار اول و آخر درو کی ساتھ پڑھا
 کنائش علم کیو سلی نہایت مفید ہی اب یہاں سی بیان ہی ایک عبادت اور پونہ لڑکا
 امام عالی اجیا میں کہتی ہیں ابو حنیفہ او ہی رات بیدار رہتی ہی ایک مرتبہ کہیں جا
 لگی لوگوں نے دیکھ کر آپس میں کہا یہ ابو حنیفہ تمام رات جاگتی ہیں جب سے تمام
 جاگنا شروع کیا اور کہا حیف ہی جو نیک بات میری طرف نسبت کریں وہ جہ
 میں نہ وہ انہی طبقات الفقہا للیافعی اور معدن الیوقیت میں مذکور ہی امام تین سو

سورکت نقلات میں پڑتی تھی ایک دفعہ ایک عورت نے راہ میں کہا یہ شخص پانسو روپے
رات میں پڑتا ہی امام نے سن کر پانسو روپے پڑنا شروع کیا پہلے بار راہ میں لڑکوں
نے امام کو دیکھا کہ آئیں میں کہا یہ شخص ہزار روپے ہرات میں پڑتا ہی اور تمام شہر
رہتا ہی جب سی ہزار روپے پڑتی اور ات بہر سنو تی خطیب نے تاریخ بغدادی میں ذکر کیا کہ
اس وقت میں یا جالین بن تنک عشاکی وضو سے صبح کی نماز پڑھی ہی اور نماز کی کثرت سے کہتی
آئیے اونٹنی سے بھگتی تھی اور اکثر انوین سلا قرآن ایک رکعت میں ختم کرنی اور زمین
ایک شہہ ختم کرتی تھی ایک بہر روز ایک پہلے کو ہرات ایک ساری ہیندی کی تراویح میں
اور امام نووی نے عبد اللہ بن مبارک سے تہذیب میں نقل کیا ہی کہ امام نے تینتالیس سو
تک ایک وضو یا پانچون تازین پڑھی ہیں طوطا وی میں نقل ہی کہ جس جگہ امام نے وفات
پائی ہی وہاں ستر ہزار قرآن ختم کئی تھی اور ملا علی قاری نے وفات میں ستر ہزار ذکر کئی ہیں
اور در مختار میں مذکور ہی کہ امام صاحب نے پچیس حج کئی ہیں اور حق تعالیٰ کو سو مرتبہ خواب
میں دیکھا ایک دیکھا ہی کہ امام نے ایک ایک کو ہیندی کی جگہ پر دیکھا فرمایا خیر ذرا پہننا
نہیں اونسی کہا میں اگر پہنلوں گا خود گروں گا پہننا تمہارا چاہی کہ عالم کا لغزش کہا یا
عالم کو خرابی میں ڈالتا ہی اوس نسے امام نے اپنی شاکر دولسی فرمایا میری قیاس کی ہوا
جو قیاس تمہاری زمین گذری تی تکلف بیان کیا کہ وہیسی امام ابو یوسف وغیرہ کا
سے قیاس طبری ہوا اور امام نووی تہذیب میں سفیان بن عیینہ سے نقل کیا ہی جہاں
وقت میں ابو حنیفہ سے بہت نماز پڑھی والا کہ میں نہیں آیا اور میری آنکھ نے اونکی مثل
نہیں دیکھا اور عبد اللہ بن مبارک سے نقل کیا ہی کہ مشعر کو میں نے امام کی حلقہ میں مسلم سیکتی
دیکھا اور دیکھ سے نقل کیا ہی کہ امام سے بڑا فقیہ مجھ کو نہیں ملا اور ابو بکر بن عباس سے نقل کیا
کہ امام صاحب نے نوری کی بہائی کی مر نہیں ماتم پرسیکو کئی تھی سفیان نوری ایک تعلیم کو
کھڑی ہوئی اور اپنی جگہ پر پٹھا کر آکے سامنی سو دہ بیٹی بعد برقا ستی یا یوں

سفیان ثوری سی پوچھا ہکو اس تعظیم و تکریم سی بڑا تعجب ہی اسکا کی سبب سفیان
 ثوری نے کہا یہ شخص علم میں بہتہ کتنا ہی ارا اسکی حکم تعظیم نکر ورن بڑی ہی کے تعظیم جاسی
 او اگر اسکی بڑی ہی کی تعظیم نکر ورن تو اسکی نفاہت کی تعظیم جاسی اور اگر اسکی نفاہت کے
 تعظیم نکر ورن تو اسکی پرہیز کاری کی تعظیم جاسی اور معدن میں مذکور ہی جب نام اپنی علی
 کو نفعہ دیتی او شاہی خیرات کرتی اور جب نئی کپڑی پہنتی او نئی قیمت اہل علم کی تو نفعہ
 کرتی اور جب کہا مال باقی اوس ہی دو چند فقیر کو دیتی امام صاحب رشید کبری کی جسکو
 عربی میں خرگوشی بہن سو داری کرتی تھی ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک بوڑھیانی اکر کہا تھا
 خزیانی کو آئی ہوں ایک تہان دیکھ کر کہا میں ضعیف و غنیب ہوں تو یہ بہتہاں بتی کوڑا
 بھی دو خزانیا چار دم کون بولی جہہ سی ٹہنہ کرتی ہو میرا راس ہی فرمایا سنی دو کپڑی ساتھ
 لئی تھی ایک چار دم کم دو نوٹلی قیمت کی برابر یک گیا تو چار دم دیکر بھیا کدانی التہذیب
 للام اللہوی اور معدن میں ڈگری بشر نام ایک شخص اپکا شریک تھا ایک بار وہ مھر کو گیا اپنی
 اوسکی پاس ستر تہاں بھی اور لکھا کہ ان تہا نوخین ایک ناقص ہی لینی والی ہی اطلاع کر دیا جب
 بشر مال چکر بہر امام نے پوچھا تو فی لینی والی عیب جتا دیا تہا اوسنی کہا میں بول گیا امام صاحب
 نے اپنا حصہ نفع سمیت کہ تین خا در دم کا تہا شہم کی سبب سے تصدق کر دیا اور ایک شخص کجا
 مقروض تھا اوسکی محلی میں کوئی آپ کا شاگرد مگر گیا تہا جوتان گئی تو دہو سے سب
 لوگ اپنی فرزندار کی دیوار کی تلی سایہ میں پٹی تھی آپ جتیا لسی پتی اور گہنی میں کوئی میں
 ایک بگری جاتی رہی تھی امام نے سات برس تک بگری کا گوشہ نہیں کہا یا اسلٹی کر شاید
 اوس بگری کل نہو اور سات برس کی تخصیص اسو علی کہ بگری کی عمر کتر اسی قدر تھی ہی اور امام مجتہد
 وقت ہیبت خوبصورت لڑک تھی ایک دفعہ کی سوالی او نکوبی وار یکا نین دیکھا ستون چھٹی
 کہ علم تعلیم فرماتی تھی کدانی معدن ایو قیمت اور طاعلی قاری نے ابن جہر سی امام صاحب
 کی بہہ کرامت نقل کی ہی کہ ابو یوسف لڑکانی میں اپنی ماسی بیاک کہ امام صاحب پاس

انی جب اونکی مانی ہا کر شکایت کے اپنی جا کر کیا پھر یہی ایسا ہی اتفاق ہوا اور یہی وہ نہایت
 تخلیف میں ہے ۱ امام صاحب نے فرمایا کہ **کے نیک و نیک** و **کے نیک و نیک** اور **کے نیک و نیک**
 تیرا کیا حال ہی تو تو فالودہ کہا تا ہی بعد امام صاحب جب ابو یوسف مارون رشیدی
 پاس پہنچی تو اوسنی والودہ پیش کیا ابو یوسف ہنسی مارون رشیدی نے ہنسی کی سبب یہا
 تب انہونی یہ قصہ ذکر کیا اور بعضی ناواں لوگ امام صاحب کے فضائل میں نقل کیا کہ
 میں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت امام ہی یہی مذہب حنفی کی موافق حکم کریں گی
 اور کبھی میں حضرت خضر فی قصہ حنفی کو سیکھا اور ابو الفاسم شیری کو تعلیم کیا یہ سب غلط محض
 اور اسکا اعتقاد کرنا سخت گناہی بلکہ اصل قصہ کسی ملحدی بنا کر عوام حنفیہ کو دھوکا دینا
 والا ہی تفصیل ان مضامین کی اور غلط ہونا اسکا ذخائر الہیات اور شاہین مکتوبی اور
 ملا علی قاری فی مشرب الوری فی مذہب المہدی میں یہی مفصل ذکر کیا ہی مان ہفتہ
 ثابت ہوا ہی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت
 پر موافق قرآن حدیث کی حکم کر نیگی چنانچہ امام سبکی نے اس بات کو اپنی کتاب میں
 ذکر کیا ہی اور سبب بات میں انکی اختلاف ہی قول صحیح یہ ہے کہ بغداد میں حالت فیضان
 رحلت فرما ہوئی تفصیل اوسکی یہ ہے کہ شعبی استاد امام کی قاضی ہی مضمون بادشاہ
 نے اپنی غلاموں کو کہہ میں ہی ہتی بعضو نکو سبہ کی اور بعضو نکو بطور وقف کے کو تو ال
 کو حکم دیا کہ اسکا کاغذ علی اور قاضی کی مہری لکھوادی ساری علی اور قاضی نے
 کی جب کاغذ امام کی پاس آیا اور لانی والی نے کہا یا دشاہ کا حکم ہے کہ گواہی کرو امام
 نے فرمایا بادشاہ کہاں ہی کہا اپنی گہر فرمایا و میری پاس آوی یا میں اس پاس
 جاؤں تو اس سے سن کر گواہی کروں کو تو ال نے کہا ساری عالون او قاضی نے گواہی
 گہدی ہی تو ایک جوان فضول ہی اپنی کہا بہ شخص کا معاملہ اوسکی ساتھ ہی جب سبکی
 خبر بادشاہ کو پہنچی شعبی کو بولا کہ پوچھا گواہی میں دیکھنا ہی شرط ہی کہا مان بادشاہ نے

سی ورم کر گیا اور دسویں دن بے پوری ہوئی تو ہر سجدہ میں کہہ کر انتقال کیا اور یہ
 ساخہ جس کے ہمینی سن رہے تھے جس میں واقع ہوا انا لله وانا اليه راجعون
 بعضی کہتی ہیں دسویں دن ہی نہیں کیا لوگوں کی کثرت سے پانچ مرتبہ آگے جنازہ کی
 غازی پھی گئی اور بغداد میں مقبرہ خیزران کی مالطوق میں دفن ہوئی اور سن اچھا شہر میں کما ہوا
 کہ انی تاریخ میں خاتمان کہتی ہیں کہ امام صاحب کی تدین کتاب تصنیف میں باقی زبانہ
 منقول ہی ایک کتاب العالم والمتعلم دوسرے کتاب الرسالہ کہ ابو عثمان مہتمم
 بیسویں ہی تیسرے نسخہ اکبر کے ایک دستاورد ابو طبع کی روایت کے ہی اور بعضی کہتی ہیں کہ تصنیف

میں ہی گئی ہی واسد اتم	محت	حقیقہ الحال و صفات الرجال
<p>الحمد لله کہ یہ رسالہ مختص فضائل ابو حنیفہ نعمان بن ثابت میں تصنیف عالم لودھی فاضل بلخی نحر القمقام علامۃ الفہام معارف آکاہ حقائق بستگاہ جناب مولانا مفتی محمد سعد الدامت فیو ضہم سی فون تاریخ شعبان المعظم کی شانہ سوساتہ ہجری میں استہام عاصی محمد حسین سی طبع محمد مدین علی طبع سی فون ہوا خدا یا جس جس فی اسکی شیوع میں محنت کی ہی اسکی سعی مشکور اور اسکو طبع حنیفی نے ثابت کہہ آمین یا رب عالم</p>		

جناب پاک محمد حسین عاسلے طبع
 ابو حنیفہ کی یہ سو گئی فضائل طبع
 ۱۲۶۰

جو چہا بی سی سی فارغ اس کتاب کے آج
 تو بر محل کہا اظہر ہی یون پی یاخ

